(اے میرے مسلمان بھائی! تمہیں کس چیز نے جہاد سے روک رکھا ہے)
امام ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه نے مشارع الاشواق میں ان مسلمان بھائیوں سے اپیلیں اور درخواستیں کی ہیں جنھوں نے جہاد کو بالکل چھوڑ دیا ہے یا اس میں سستی کر رہے ہیں اپیلوں کے اس طویل سلسلہ کے بعد ابن نحاس رحمة الله علیه نے دنیا کی بے ثباتی اور اس کا سریع الزوال ہونا بیان کیا ہے کہ جب دنیا اتنی جلدی فانی ہونے والی چیز ہے تو اتنے بڑے عمل میں آدمی کو سستی نہیں کرنی چاہئے پھر اس کے بعد آپ رحمة الله علیه نے جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا ہے اور وہاں کی حوروں اور راحتوں کا تفصیلی نقشہ پیش کیا ہے تاکہ ہر مسلمان مجاہد بن کر جہاد کرے اور ان نعمتوں اور راحتوں کو حاصل کرے.
امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:
اے فریضہ جہاد سے اعراض کرنے والے بھائی! اور اے راہ راست اور راہ توفیق سے منہ موڑنے والے، خدا کی قسم تو نے جہاد سے دوری اختیار کرکے کامیابی سے محرومی کا راستہ اختیار کیا ہے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ لڑائی سے پیچھے رہنے اور بہادروں کے معرکوں میں داخل ہونے اور راہ خدا میں جان و مال کی قربانی میں بخل کرنے کا سبب آپ کے ہاں موت کا خوف ہے یا بقاء کی طویل امیدیں ہیں یا اہل و عیال اور دوست و احباب سے فراق یا خادموں، ماتحتوں اور بھائیوں و رشتہ داروں یا دوستوں بیوی بچوں سے محبت ہے یا عالیشان محلات، بڑے بڑے عہدے عمدہ کھانے اور پینے کا سامان ہے یا نیک اعمال کمانے کا آپ کو شوق نہیں یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہے جس نے آپ کو جہاد کے اس مقدس فریضہ اور رب العالمین کے قرب سے دور کر دیا ہے اگر ایسا ہے تو خدا کی قسم یہ اچھا اور مستحسن اقدام نہیں ہے کیا تم نے الله تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِؕ-اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِۚ-فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ
ترجمہ:
اے ایمان والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے ؟تو آخرت کے

مقابلے میں دنیا کی زندگی کا سازو سامان بہت ہی تھوڑا ہے(سورہ التوبہ،۳۸)
امام ابن النحاس الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
ان ناقابل تردید دلائل کو غور سے سنو!جو میں تمہیں بتا رہا ہوں اور غور کرو! ان واضح دلیلوں پر جو میں تمہیں سنا رہا ہوں، تب تمہیں یقین ہو جائے گا کہ تمہیں جہاد سے روکنے والی سوائے تمہاری محرومی اور بد نصیبی کے اور کوئی چیز نہیں ہے اور تمہارے پیچھے رہ جانے کا سبب نفس اور شیطان کے سوا اور کوئی نہیں ہے،اگر تو جہاد سے اس لئے دور ہے کہ تو نے لمبی لمبی اُمیدیں باندھ رکھی ہیں اور اچانک موت ہے، تو تو ایسی چیز سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے جس سے تو کبھی نہیں بچ سکتا اور تو ایسے راستے(یعنی موت) سے ڈر رہا ہے جس پر تو نے ایک دن چلنا ہی ہے۔ اللہ کی قسم! میدانوں میں آگے بڑھ کر لڑنے سے عمر کم نہیں ہوتی اور نہ جہاد چھوڑنے سے عمر بڑھ جاتی ہے.
اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے
وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ-وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
ترجمہ:
اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے(سورہ المنافقون،۱۱)
امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:
اے دھوکے میں پڑے ہوئے انسان ! یاد رکھ، موت کی ایک خاص سختی ہوتی ہے اور روح نکلنے کا وقت بہت سخت ہے، لیکن تم اُسے ابھی نہیں سمجھتے اور قبر میں عذاب بھی ہوتا ہے اور اس عذاب سے صرف نیک لوگ محفوظ رہتے ہیں، قبر میں دو سخت فرشتے سوال بھی کریں گے.
اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے
یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِۚ-وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ
ترجمہ:
اللہ ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے(سورہ ابراهیم،۲۷)
پھر اس خوفناک منظر کے بعد خوش قسمت لوگ ہمیشہ کی نعمتوں اور بد نصیب لوگ سخت و عذاب میں ڈال دیئے جائیں گے، مگر شہید کے لئے امن ہی امن ہے اور اُسے مذکورہ بالا خطرناک حالات میں سے کسی کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑے گا.
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کو قتل کے وار سے بس اتنی ہی تکلیف محسوس

ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتی ہے.
(سنن ابن ماجه،ج،۲،ح،۲۸۰۲،ص،۹۳۷،دار إحياء الكتب العربية)
اے مسلمان بھائی ! اب کونسی چیز ہے جو تجھے اس سعادت کو حاصل کرنے سے روک رہی ہے؟ جسے پانے کے بعد تو عذاب قبر سے بھی بچ جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی کامیاب ہو کر بہترین ٹھکانا پائے گا اور قبر کے سوال سے بھی محفوظ رہے گا اور اس کے بعد کی شدت اور ہولناکیوں سے بھی تیری حفاظت رہے گی، کیونکہ شہداء تو زندہ ہوتے ہیں، اپنے رب کی طرف سے ملنے والی روزی کھاتے پیتے ہیں، نہ انہیں کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ غم ، وہ تو ان نعمتوں پر خوشیاں مناتے ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں، ان کی روحیں سبز پرندوں میں ڈال دی جاتی ہیں اور وہ جنت میں سے کھاتے پیتے ہیں دیکھو! کتنا بڑا فرق ہے شہادت کی عزت والی موت اور بستر کی درد ناک موت کے درمیان اگر تم یہ کہتے ہو کہ میرا خاندان اور میرا مال، میرے بچے اور میرے عیال مجھے جہاد سے روک رہے ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ واضح فرمان سن لو:
وَ مَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ بِالَّتِیۡ تُقَرِّبُکُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰۤی
ترجمہ:
اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ تمہیں ہمارے قریب کردیں(سورہ سبا،۳۷)
اور یہ فرمان بھی تمہارے سامنے رہنا چاہئے:
زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِیْنَ وَ الْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِؕ-ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ-وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ
ترجمہ:
لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی محبت کو آراستہ کردیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتیوں کو(ان کے لئے آراستہ کردیا گیا) یہ سب دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور صرف اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے.(سورہ عمران،١٤)
امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:
اے جہاد چھوڑنے والے!کیا تجھے اس عظیم الشان بادشاہت (جو تجھے جنت میں ملے گی) سے وہی رشتے دار روک رہے ہیں جو کچھ عرصہ بعد مرجائیں گے یا آپس کے اختلافات میں پڑ کر جدا جدا ہو جائیں گے یا انہیں زمانے کے مصائب بکھیر دیں گے؟ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رکھ! کہ جب تو ان رشتے داروں کو کچھ نفع نہیں پہنچا

سکتا تو وہ تیرے مخالف ہو جاتے ہیں اور جب تیرے پاس مال نہیں ہوتا تو وہ تجھے چھوڑ دیتے ہیں اور حالات کے تھپیڑے ان کے دل سے تیری محبت کو نکال دیتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دوسروں کی طرح تیرے رشتے دار بھی قیامت کے دن تجھ سے بھاگتے پھر رہے ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کی یہی خواہش ہوگی کہ وہ اپنے سارے گناہ اور بوجھ تیرے سر ڈال کر خود نجات پا جائے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس مال کی محبت تجھے آڑے آ رہی ہے جس کے ہوتے ہوئے سب تیرے ہوتے ہیں اور اگر وہ تیرے پاس نہ ہو تو بہت سے اپنے بھی جدا ہو جاتے ہیں؟ ہاں! وہی مال جس کے بارے میں تجھ سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا کہ یہ کہاں سے کمایا تھا ؟ اور کہاں خرچ کیا تھا ؟ وہی قیامت کا دن جس میں خوف کی وجہ سے بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ عورتیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی ، اس دن مجرموں کی شناخت ہو جائے گی اور انہیں چوٹی کے بالوں اور قدموں سے پکڑا جائے گا ہاں! وہی قیامت کا دن جس میں مالدار لوگوں سے ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا، جبکہ فقراء مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو کر مزے اُڑائیں گے، مگر اے مالدار ! اس دن تو اپنے مال کی وجہ سے روک لیا جائے گا اور تیرے لئے خطرہ ہوگا کہ کہیں تو جہنم کے داروغے مالک کے حوالے نہ کر دیا جائے.

اے مسلمان ! کیا تو اس مال کی جدائی گوارا نہیں کرتا جو اگر تیرے پاس تھوڑا ہو تو تیری فکریں اور تکلیفیں کم ہو جاتی ہیں اور اگر وہ زیادہ ہو تو وہ تجھے سرکش بنا دیتا ہے اور اگر تو مر جائے تو یہ مال تیرے پیچھے تیری رسوائی کا ذریعہ بنتا ہے؟ آج اگر تو دنیا کے دھوکے میں آکر اسی پر جھکا ہوا ہے، تو یاد رکھ! تو نے ایک نہ ایک دن اسے چھوڑنا ہے.

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مدینہ منورہ کی ایک وادی میں لے آئے جہاں کچرے کا ڈھیر تھا جس میں انسانی کھوپڑیاں ، گندگی کے ڈھیر ، بوسیدہ کپڑے اور ہڈیاں تھیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ ! یہ ان لوگوں کے سر ہیں جو تم لوگوں کی طرح دنیا کی حرص کیا کرتے تھے اور تم لوگوں کی طرح لمبی امیدیں باندھتے تھے آج ان کا یہ حال ہے کہ یہ ہڈیوں کی صورت میں ہیں، جن پر گوشت نہیں اس کے بعد یہ راکھ ہو جائیں گی اور یہ گندگی کے ڈھیر طرح طرح کے کھانے ہیں جنہیں انہوں نے

مختلف جگھوں سے حاصل کیا تھا اور پھر اپنے پیٹوں سے نکالا اب لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں اور یہ بوسیدہ کپڑے ان کے لباس تھے اب انہیں ہوا اِدھر اُدھر اُڑاتی پھرتی ہے اور یہ ہڈیاں ان کے جانوروں کی ہیں جن پر سوار ہو کر وہ شہر شہر پھرا کرتے تھے تو جو دنیا پر رونا چاہتا ہے وہ روئے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم برابر روتے رہے یہاں تک کہ ہمارا رونا شدت پکڑ گیا.

(العاقبة فی ذکر الموت،ص،۵۰،مکتبة دار الأقصی، الکویت)

امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة اللہ علیہ(المتوفی ۸۱٤ھ) فرماتے ہیں:

اگر تو اپنے پیارے بیٹے کی محبت میں گرفتار ہو کر جہاد سے دور ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھ:

اِنَّمَآ اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ-وَ اللّٰہُ عِنۡدَہٗۤ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ

ترجمہ:

تمہارے مال اور تمہاری اولادایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے(سورہ التغابن،۱۵)

اللہ کی قسم ! اللہ تعالیٰ ہر بیٹے پر اس کے ماں باپ ، بھائی اور چچا سے زیادہ شفیق ہے تم بتاؤ! جب یہ بچہ باپ کی پیٹھ میں اور ماں کے پیٹ کے اندھیروں میں تھا تو وہاں اس کی پرورش تم کر رہے تھے یا اللہ تعالیٰ؟ ذرا سوچو! کیا تمہارا وہی بیٹا تمہیں آج جنت کی نعمتوں اور اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور کر رہا ہے جو اگر چھوٹا ہو تو تم اس کے بارے میں پریشان رہتے ہو، جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو تم اس کے غم میں مبتلا ہوتے ہو، اگر وہ صحت مند ہوتا ہے تو تمہیں اس کا خدشہ لگا رہتا ہے، اگر وہ بیمار ہو جائے تو تمہارا دل صدمے میں مبتلا ہو جاتا ہے، تم اگر اُسے تنبیہ کرتے ہو تو وہ غصے ہوتا ہے اور بدکتا ہے، اگر تم اُسے نصیحت کرتے ہو تو پریشان اور غمگین ہو جاتا ہے، اور تو اور تمہیں ہمیشہ یہ کھٹکا بھی لگا رہتا ہے کہ دوسروں کے لڑکوں کی طرح وہ بھی تمہارا مکمل نافرمان نہ ہو جائے؟ تم میدانِ جنگ میں آگے بڑھنا چاہو تو بیٹے کی یاد تمہیں بزدل بنا دیتی ہے، اگر تم سخاوت کرنا چاہو تو اس کی فکر تمہیں بخیل بنا دیتی ہے اور اگر تم دنیا سے بے رغبت ہونا چاہو تو وہ تمہیں دنیا داری میں لگا دیتا ہے، اس کی وجہ سے تمہارے اوپر بڑی آزمائشیں آتی ہیں جبکہ تم اسے ایک احسان شمار کرتے ہو، اس کی وجہ سے تم پر مصیبتیں آتی ہیں جبکہ تم اسے بھی نعمت سمجھتے ہو، تم خود کو غم میں ڈال کر اُسے خوش رکھتے ہو اور اپنا گھاٹا کر کے اُسے نفع پہنچاتے ہو اور اپنی جیب ہلکی کر کے اس کی جیب بھرتے ہو اور اس کی خاطر طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھاتے ہو اور اس کی وجہ

سے تنگی میں پڑے رہتے ہو اے (غافل)مسلمان! اپنے بیٹے کی فکر اپنے دل سے نکال کر اُسے اُس کے سپرد کر دے جس نے تجھے بھی پیدا کیا اور اُسے بھی ، اور اپنے پیچھے اس کی روزی کے بارے میں اُس پر بھروسہ کر جو اس کا بھی رازق ہے اور تمہارا بھی ، آج اگر تم نے اسے اللہ تعالیٰ کے سپرد نہ کیا تو مرنے کے بعد تو تم اُسے کچھ بھی نہیں دے سکتے، تب بھی وہ اللہ تعالیٰ ہی کے سپرد ہوگا.

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَاؕ-وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ

ترجمہ:

اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے(سورہ المائدہ،۱۸)

اللہ کی قسم ! تم نہ تو اپنے نفع نقصان اور زندگی، موت کے مالک ہو اور نہ اس کے تم تو اس کی عمر اور روزی میں تھوڑا سا اضافہ بھی نہیں کر سکتے تمہیں جب اچانک موت اپنا لقمہ بنالے گی تو تم اپنی قبر میں جالیٹو گے اور اپنے اعمال میں گرفتار ہو جاؤ گے اور تمہارا پیارا بیٹا تمہارے بعد یتیم ہو جائے گا اور تمہارے وہ وارث جو زندگی میں تمہارے دوست رہے ہوں یا دشمن تمہارا سارا مال تقسیم کر لیں گے اور تمہارے اہل و عیال بکھر جائیں گے، تب تم کہو گے، ہائے کاش! میں بھی شہداء کے ساتھ ہوتا اور بڑی کامیابی پاتا۔ تب تجھ سے کہا جائے گا کہ وہ کامیابی تو بہت دور ہوگئی اور تو ان سعادتوں سے محروم ہو کر بڑی حسرتوں میں جا پڑا اور اب تو اپنی نیکیوں اور گناہوں کے ساتھ تنہا ہو گیا.

امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:

اے غافل مسلمان ! ذرا غور سے سُن ، اللہ تعالیٰ تجھے ان دھوکوں سے نکالنے کیلئے جن میں تو
پڑا ہوا ہے کیا تنبیہ فرما رہے ہیں:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ٘-وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْــٴًـاؕ-اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاٙ-وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

ترجمہ:

اے لوگو!اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولادکے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والاہوگا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا دھوکہ دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے.(سورہ لقمان،۳۳)

یاد رکھ! تیرا بیٹا اگر خوش بختوں میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اور اسے جنت میں عنقریب اکٹھا فرما دیں گے اور اگر وہ بدبخت ہے تو ابھی سے یاد رکھ! کہ جنت والے جہنم والوں کے ساتھ اور خیر والے شروالوں کے ساتھ اکٹھے نہیں ہوتے.
ممکن ہے اللہ تعالیٰ تجھے شہادت کا رتبہ عطاء فرمائیں تو قیامت کے دن تو اس کی شفاعت کر سکے گا اور تیری آج کی اس سے جدائی اس کی نجات کا ذریعہ بن جائے گی.
اے مسلمان ! اس چیز کی اپنے اندر حرص پیدا کر اور اس میں خوب محنت کر جو تجھے عذاب سے بچا سکے، ورنہ کل تو یہ حال ہو گا کہ :
يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ بَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ
ترجمہ:اس دن آدمی اپنے بھائی سے بھاگے گا ۔اور اپنی ماں اور اپنے باپ۔اوراپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے۔ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہوگی جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کردے گی(سورہ عبس،۳۷،۳۳)
بے شک یہ بالکل واضح بیان ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے(اے جہاد سے غفلت کرنے والے!)اگر تجھے اپنے کسی بھائی یا قریبی دوست یا محبوب رشتے دار کی جدائی گوارا نہیں ہے تو پھر تو خود کو قیامت کا یہ سچا منظر یاد دلا:
اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ
ترجمہ:
اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے(سورہ الزخرف،٦٧)
امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:
اگر تیری دوستی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے تو پھر تم دونوں جنت کے اُونچے مقامات پر اکٹھے ہو جاؤ گے، ہاں ! ان نعمتوں میں جو ہمیشہ رہنے والی ہوں گی اور اگر یہ دوستی اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے تو پھر اس دن سے پہلے اس دوستی کو توڑ دو جس دن ہر شخص کا حشر اس کے یاروں کے ساتھ ہوگا۔ قیامت کے دن تو ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا ، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے تو تمہیں فائدہ پہنچائے گا اور اگر وہ خود بد بخت ہے تو پھر تمہیں بھی نقصان پہنچائے گا اور یہ بات بھی یاد رکھو! کہ اس دنیا کے اکثر دوست ظالم اور بے وفا نکلتے ہیں اور مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑ دیتے ہیں،ان میں سے اکثر اس وقت تک دوست ہیں جب تک تم خوش حال اور مالدار ہو اور اگر تم تنگ دستی کا شکار ہوئے تو وہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے اور امتحان کے وقت تم سے اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیں گے، اگر تمہیں ان باتوں میں شک ہے تو کڑے امتحان کے بعد

تمہیں ان پر ضرور یقین آجائے گا ، ہاں! اگر اس برے ماحول میں بھی تمہیں اتفاقاً کوئی مخلص دوست مل گیا ہے جو وفا کا پکا اور دوستی کا سچا ہے تو پھر تمہیں آج کی جدائی پر غم نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ تم جیسوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ

ترجمہ:

اور ہم ان کے سینوں میں موجود کینہ کھینچ لیں گے، وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے سامنے تختوں پربیٹھے ہوں گے(سورہ الحجر،٤٧)

پس ایسے قریبی دوست تمہارے لئے جہاد کے راستے میں رکاوٹ نہیں بننے چاہئیں، کیونکہ ممکن ہے کہ تم دونوں جلد جُدا ہو جاؤ ، تب تم دوست سے بھی محروم ہو جاؤ گے اور جہاد کے آخر عظیم سے بھی اور اُونچے درجات تمہارے ہاتھ سے نکل جائیں گے، تب تم پچھتاؤ گے مگر یہ پچھتانا کچھ کام نہ آئے گا.

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: اے محمد ﷺ ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے : دنیا میں جتنا رہ لو، تمہیں ایک دن مرنا ہے اور جس سے چاہو محبت کرو، بے شک تم نے اس سے جدا ہونا ہے اور جو چاہو عمل کرو، تم نے اس کا بدلہ پانا ہے.

(مسند أبی داود الطیالسی،ج،٣،ح،١٨٦٢،ص،٣١٣،دار هجر، مصر)

ان مختصر سے الفاظ پر غور کرو! جن میں موت، دوستوں سے جدائی اور ہر عمل پر بدلے کا تذکرہ ہے، کیا اس تنبیہ کے بعد بھی کسی تنبیہ کی ضرورت ہے؟

اے جہاد سے دور بھاگنے والے! کیا تجھے تیرا عہدہ، تیرا منصب اور تیری عزت جہاد میں نہیں نکلنے دیتی، ہائے کاش ! تو غور کرتا کہ یہ منصب کسی ایسے شخص سے چھن کر تجھے ملا ہے جو اس کی محبت میں گرفتار تھا اور یہ عہدہ تیرے لئے کسی ایسے شخص نے خالی کیا ہے جو کل تک اس پر بہت خوش تھا یاد رکھ! اس عہدے اور منصب نے جس طرح تجھ سے پہلے والوں کے ساتھ وفا نہیں کی، تجھ سے بھی نہیں کرے گا اور بالآخر تجھے پریشانی اور محرومی کا تلخ احساس دیکر چھوڑ دے گا، تیرے لئے آج کی اس معمولی سی عزت اور مقام کو چھوڑنا مشکل ہے اور اس کی وجہ سے تو کتنے بڑے مقام سے محروم ہو رہا ہے۔ یاد رکھ! وہ آخری آدمی جو جنت میں داخل کیا۔ جائے گا، اُسے دنیا کے بڑے بادشاہوں سے بڑھ کر بادشاہت اور اس دنیا سے دس گناہ بڑی جنت ملے گی، یہ تو ادنی جنتی کا حل ہے، ذرا سوچو! کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا کیا مقام ہوگا

؟ مگر آج تو اس عہدے اور مقام کی خاطر مر رہا ہے جو تجھے ہمیشہ تھکاوٹ اور پریشانی میں ڈالتا ہے اور جس کا انجام بہت بڑا ہے اور اس کی وجہ سے تیرے دشمنوں اور حاسدوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ان کے دلوں میں تیری دشمنی پل رہی ہے اور جب یہ منصب تجھ سے چھن جائے گا تو تیرے دشمن تجھ پر قہقہے لگائیں گے اور تیرے نوکر، خادم تجھ سے رُخ موڑ جائیں گے اور تیرے پاؤں چومنے والے تیری شکل دیکھنا گوارا نہیں کریں گے اور تو غم کے اندھیروں میں ڈوب جائے گا.

ایک روایت میں آیا ہے کہ جنت میں ایک معزز فرشتہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لے کر آئے گا یہ جس میں لکھا ہوگا کہ یہ فرمان اُس زندہ کی طرف سے ہے جس پر موت آنے والی نہیں، اُس زندہ کی طرف جس پر اب موت نہیں آئے گی ۔ اے میرے بندے ! میں جس چیز کو حکم دیتا ہوں کہ ہو جا، وہ ہو جاتی ہے، اب میں تمہیں بھی ایسا بنا رہا ہوں کہ تم جس چیز سے کہو گے کہ ہو جا، وہ ہو جائے گی.

ایک اور حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ ادنی درجے کا جنتی وہ ہوگا جس کے پاس اسی ۸۰ ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کے لئے قیمتی موتیوں ، زمرد اور یاقوت کا اتنا بڑا محل بنایا جائے گا جو جابیہ (شام)سے صنعاء (یمن) تک ہوگا (یعنی ان دو علاقوں کے درمیان جتنی مسافت ہے اس کا ایک محل اتنا بڑا ہوگا.

(سنن الترمذی،ج،٤،ح،٢٥٦٢،ص،٣٢١،دار الغرب الإسلامی، بیروت)

ذرا غور سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھی سنو :

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

ترجمہ:

اور ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے۔ تم پر سلامتی ہو کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخر ت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے(سورہ الرعد،٢٣،٢٤)

اللہ کی قسم ! یہ وہ نعمتیں ہیں جو آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتی ہیں اور عمل کرنے والوں کو ان کے

لئے بڑھ چڑھ کر عمل کرنا چاہئے.

امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:

اے جہاد سے منہ موڑ نے والے ! کیا تجھے تیرا خوبصورت محل ، اس کے سائے دار باغیچے، اس کی عالیشان عمارت ، اس میں موجود نوکر، خادم اور اس کی آرائشیں جہاد سے روکے ہوئی ہیں؟ ہائے کاش ! تو غور کرتا کہ یہ تو مٹی، پتھر، گارے ، لوہے، لکڑی اور بانسوں کا بنا ہوا ایسا گھر ہے جس کی اگر ہر روز صفائی نہ کی جائے تو اس میں کوڑا

کرکٹ جمع ہو جاتا ہے، اگر اس میں روشنی نہ جلائی جائے تو وہ سخت تاریک ہو جاتا ہے، اگر اس کی دیکھ بھال نہ کی جائے تو وہ گر جاتا ہے اور اگر دیکھ بھال کی بھی جائے تو ایک نہ ایک دن اس نے ویرانے میں تبدیل ہو جانا ہے، تھوڑے ہی عرصے کے بعد یہ کل مٹی ہو جائے گا، اس کے رہنے والے بکھر جائیں گے اور اس کے آثار تک مٹ جائیں گے اور اسکا نام تک بھلا دیا جائے گا.

ایک روایت میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو ارشاد فرمایا: تم جو عمارتیں بناؤ گے، وہ ایک دن ویران ہو جائیں گی اور جو بچے جنو گے، وہ ایک دن مرجائیں گے.

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء،ج،٣،ص،٢٨٦،مطبعة السعادة)

ایک روایت میں ہے کہ ایک فرشتہ ہر دن یہ آواز لگاتا ہے کہ تم بچے جنتے ہو مرنے کے لیے اور عمارتیں بناتے ہو ویران ہونے کے لیے.

(المقاصد الحسنة للسخاوی،ص،٥٣٠،دار الكتاب العربی، بیروت)

امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله عليه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:

اے دھوکے میں پڑے ہوئے انسان ! آج تمہارے لئے موقع ہے کہ اپنے اس تباہ و ویران ہو جانے والے محل کے بدلے (جنت میں) ایسے اونچے محلات لے لو جن کی تابندگی ہمیشہ کے لئے ہوگی اور جن میں نہریں بہتی ہوں گی اور جن میں پھلوں کی شاخیں جھکی ہوئی ہوں گی اور جن کی خوشیاں ہمیشہ دوبالا ہوتی رہیں گی، یہ محلات سونے چاندی کی اینٹوں کے ہوں گے، ان میں رہنے والوں کو نہ کبھی تھکاوٹ پہنچے گی ، نہ کوئی اور مصیبت ، اور ان کی مٹی مُشک کی ہوگی اور ان کے کنکر موتی اور جواہرات کے ہوں گے، ان میں جو نہریں بہتی ہیں وہ دودھ، شہد اور کوثر کی ہوں گی، یہ محلات کہیں تو سر میل لمبے موتیوں کو اندر سے تراش کر بنائے جائیں گے اور کہیں یہ سبز اور چمکدار زمرد کے ہوں گے اور کہیں سرخ یاقوت کے، ایمان والوں کے لئے ان محلات کے ہر حصے میں ایسی حوریں اور خادم ہوں گے جو دوسرے حصے کی حوروں اور خادموں کو دوری کی وجہ سے نہیں دیکھ سکیں گے، وہاں کے بستر ریشم کے بنے ہوئے ہوں گے اور دو بستروں کے درمیان کی بلندی چالیس سال کی مسافت کی ہوگی ، وہاں نہ تو نیند آئے گی نہ اونگھ، بلکہ اہل جنت ان بستروں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے اور ایک سے گفتگو کر رہے ہوں گے، وہاں ہر وقت دستر خواں بچھے رہیں گے اور ایسے تازہ پھلوں سے ان کی مہمان نوازی کی جائے گی جو نہ ختم ہونے والے ہوں گے اور نہ ضائع ہونے والے، وہ جو پھل چاہیں گے وہی کھائیں گے اور پسندیدہ پرندوں کے گوشت

سے ان کی خاطر تواضع کی جائے گی.

جہاں تک ان کے مشروبات کا سوال ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ-وَ فِیْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ

ترجمہ:

انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی-اس کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تواسی پر للچانا چاہئے(سورہ المطففین،۲۶،۲۵)

وہاں نہ کسی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوگی نہ پیشاب کی ، وہ نہ تھوکیں گے اور نہ ناک سے رینٹھ نکالیں گے، وہ جو کچھ کھائیں گے اس کا اثر ان کی کھال پر ظاہر ہوگا ، جی ہاں ! ایسا پسینہ جو موتیوں کی شکل میں مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور پھر ان کے پیٹ پہلے جیسے ہو جائیں گے، (یعنی پسینہ آتے ہی کھانا ہضم ہو جائے گا)

وہاں کے خادم ایسے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے :

وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَۚ-اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا،وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْكًا كَبِیْرًا،عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ٘-وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍۚ-وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا،اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا

ترجمہ:

اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تُو انہیں بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا،اور جب تووہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا- ان پرباریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں پاکیزہ شراب پلائے گا ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے.(سورہ الدھر،۱۹،۲۰،۲۱،۲۲)

یہ جنت کی وہ نعمتیں ہیں جن کا تذکرہ قرآن وحدیث میں آگیا ہے، ورنہ وہاں تو ایسی نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا ہے.

اگر تم پوچھو کہ اہلِ جنت کتنے عرصے تک ان عظیم الشان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے؟ تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، کبھی نہیں مریں گے، ایسے جوان رہیں گے جن پر بڑھاپا نہیں آئے گا، نہ تو کبھی بیمار ہوں گے نہ غمگین، ہمیشہ خوش رہیں گے اور ان نعمتوں کے چھن جانے یا ختم ہو جانے کے خوف سے محفوظ رہیں گے.

اب تم خود ہی انصاف کرو کہ تمہیں جنت کی یہ عظیم الشان بادشاہت چاہئے . یا دنیا کا جلد فنا ہونے والا محل... اور غور کرو! کہ اگر تم شہید ہو کر اس دنیاوی محل کو چھوڑ گئے تو تمہیں آگے کیا کچھ ملے گا.

اے جہاد سے محروم رہنے والے! اگر تم یہ کہتے ہو کہ میں ابھی اپنی اور اپنے اعمال کی اصلاح میں لگا ہوا ہوں (کہ جب میری اصلاح ہو جائے گی تو جہاد میں جاؤں گا) تو یہ بھی ایک خطرناک دھوکہ ہے اور خواہ مخواہ کی اُمید ہے، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ وقت نہیں ٹلتا.

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا-وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ،اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّاؕ-اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ

ترجمہ:

اے لوگو!بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے،بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہوجائیں(سورہ الفاطر،٥،٦)

تمہارا یہ عذر (کہ میں اپنی اصلاح میں مصروف ہوں) ہر گز اولیاء اللہ صالحین کا طریقہ نہیں ہے، بلکہ محض ایک شیطانی چال ہے، کیا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بڑے بڑے تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم تجھ سے زیادہ عبادت اور قرب الھی کے طالب نہیں تھے؟ لیکن اگر وہ بھی تیری طرح جہاد کو ٹالتے رہتے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اتنے بڑے کارنامے سرانجام نہ دے سکتے اور نہ مشرکوں اور کافروں سے جہاد کر کے اتنے شہروں اور علاقوں کو فتح کرتے.

اے فتنے میں بڑے ہوئے انسان ! کیا تو نے اللہ تعالی کا یہ فرمان نہیں سنا؟

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ-ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ:

تم مشقت اور آسانی ہر حال میں کوچ کرو اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے(سورہ التوبہ،٤١)

اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے عقل اور سمجھ دی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور کر :

فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا

ترجمہ:

اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے(سورہ النساء،٩٥)

حدیث پاک میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کسی کا ایک مرتبہ جہاد کے لیے کھڑے ہونا ، اُس کے اپنے گھر میں ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر ہے.

(جامع الترمذی،ح،١٦٥٠،ص٢٨٧،بیت الأفکار الدولیة)

آج تو جن اعمال میں لگا ہوا ہے کیا تجھے یقین ہے کہ یہ سب اعمال قبول ہو رہے ہیں؟ کیا تیرے سامنے قیامت کا ہولناک منظر نہیں ہے؟ اللہ کی قسم ! تو نہیں جانتا کہ تیرے یہ اعمال تیری بخشش کا ذریعہ بنیں گے یا ہلاکت کا.

امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ٨١٤ھ) فرماتے ہیں:

اے جہاد سے غافل انسان! کیا تیری خوبصورت بیوی، اس کے ساتھ تیری محبت اور اس کے ساتھ رہنے کی تیری چاہت نے تجھے جہاد سے محروم کر رکھا ہے؟ ذرا بتا! کیا تیری بیوی دنیا کی عورتوں میں سب سے زیادہ حسین ہے؟ کیا وہ پہلے ایک گندی منی کا قطرہ نہیں تھی؟ کیا وہ آخر میں ایک مردہ لاش نہیں بن جائے گی ؟ کیا وہ اپنے پیٹ میں غلاظت لئے نہیں پھرتی ؟ اس کا حیض تجھے کتنا عرصہ اس سے دور رکھتا ہے اور اسکی نافرمانی اس کی فرمانبرداری سے زیادہ ہوتی ہے، اگر وہ کچھ دن سرمہ نہ لگائے تو اس کی آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں، اگر وہ زیب و زینت نہ کرے تو اس کے عیب ظاہر ہو جاتے ہیں، اگر وہ کنگھا نہ کرے تو اس کے بال پرا گندہ ہو جاتے ہیں، اگر وہ صفائی نہ کرے تو میلی کچیلی ہو جاتی ہے، اگر وہ پاکی حاصل نہ کرے تو بد بودار ہو جاتی ہے، وہ زیادہ بیمار رہنے والی اور بہت تنگ کرنے والی ہے، جب اس کی عمر بڑھ جاتی ہے تو و کسی کام کی نہیں رہتی اور جب بوڑھی ہو جاتی ہے تو بستر سے لگ جاتی ہے، تو اگر ساری زندگی اس پر احسان کرے تو غصے کے وقت وہ ان سب کو بھلا دیتی ہے ، جیسا کہ .....

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر تم ان عورتوں کے ساتھ پوری زندگی احسان کرتے رہو، پھر اگر وہ تمہاری طرف سے تھوڑی سی تکلیف پاتی ہیں، تو کہتی ہیں کہ میں نے تو کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں پائی.

(صحیح البخاری،ج،١،ح،٢٩،ص،١٩،دار ابن کثیر،دمشق)

تجھے ہمیشہ اس کی جدائی کا کھٹکا لگا رہتا ہے اور تو اس کی سرکشی سے ہمیشہ ڈرتا

رہتا ہے. اس کی محبت تجھے طرح طرح کی مصیبتوں ، تھکاوٹوں اور پریشانیوں میں ڈالتی ہے،وہ تجھے اپنی ادنیٰ سے ادنی خواہش پوری کرنے کے لئے ہلاکت میں ڈالنے سے دریغ نہیں کرتی .. وہ تجھ سے اس وقت تک محبت کرتی ہے جب تک اس کا مقصد تجھ سے پورا ہوتا رہتا ہے اور جب ایسا نہ ہو تو وہ تجھ سے رخ پھیر لیتی ہے اور تیرے علاوہ کوئی اور ڈھونڈنے لگتی ہے--- اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ تم اس سے تبھی فائدہ اُٹھا سکتے ہو جب اسکے ٹیڑھے پن کو برداشت کرو کتنے تعجب کی بات ہے کہ ایسی عورت کی محبت تجھے اس راستے سے ہٹا رہی ہے جس میں تجھے ایسی حوروں سے وصال نصیب ہوگا جو نور سے پیدا ہوئی ہیں اور جنت کے محلات میں پلی بڑھی ہیں، اللہ کی قسم ! ابھی شہید کا خون خشک نہیں ہوتا کہ وہ اپنی ان گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حور عینا کو پالیتا ہے، جن کا حسن مثالی ہے، وہ پاک دامن کنواری ہیں ایسے موتی کی طرح جنہیں نہ کسی انسان نے چھوا ہے، نہ کسی جن نے ان کی باتیں شیریں ہیں ..... ان کا قد خوبصورت اور ان کے بال حسین ہیں ...... وہ بڑی قدر و قیمت والی ہیں ...... ان کا برتن پاک ہے ... ان کی شکل وصورت بے حد حسین ہے اور ان کے اخلاق بہت پیارے ہیں ..... ان کے زیور چمکدار اور کپڑے بہت اعلیٰ ہیں...... وہ محبت کرنے والی ہیں اور ان میں تنگ کرنے کا مادہ ہی نہیں . وہ تیرے سوا کسی پر نظر ڈالنے والی نہیں ہیں.... وہ تجھ سے محبت کرنے والی اور تیری ہر خواہش کو پورا کرنے والی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کا ناخن دنیا میں ظاہر ہو جائے تو چودھویں رات کا چاند اپنی روشنی کھودے .... وہ اگر رات کے وقت اپنا کنگن دنیا پر کھول دیں تو دنیا بھر سے اندھیرا بھاگ جائے ۔ اگر وہ اپنی کلائی دنیا پر ظاہر کر دیں تو پوری مخلوق ان کے عشق میں مبتلا ہو جائے ... اگر وہ آسمان وزمین کے درمیان جھانک کر دیکھ لیں تو ان دونوں کے درمیان خوشبو ہی خوشبو پھیل جائے ... اگر وہ کڑوے سمندر میں تھوک دیں تو وہ میٹھا ہو جائے تو جب بھی انہیں دیکھے گا تیری نظروں میں ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا۔ کیا کسی عقلمند سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ ایسی حسین مخلوق کے بارے میں سنے اور پھر گھر بیٹھا رہے؟

امام المجاہدین ابن النحاس الدمشقی رحمة الله علیه(المتوفی ۸۱٤ھ) فرماتے ہیں:

اے جہاد سے غافل انسان! یہ بھی تو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لے کہ تیری اپنی دنیاوی بیوی سے جدائی یقینی ہے، بلکہ یوں سمجھ کہ یہ جدائی ہو چکی ہے، (کیونکہ موت کا وقت مقرر ہے) ، اگر وہ نیک عورت ہے تو جنت جیسی خوبصورت جگہ پر تم ضرور جمع ہو جاؤ گے، وہاں تم اُسے حورعین سے بھی زیادہ خوبصورت پاؤ گے اور اس

میں سے وہ عادتیں اور چیزیں زائل ہو چکی ہوں گے جو تمہیں ناپسند ہیں، وہاں اس کا حسن و جمال دیکھنے لائق ہو گا اور وہ پاکدامن کنواری اور حیض و نفاس سے پاک ، کالی آنکھوں والی اور سدا بہار حسن والی ہوگی اس کا تمام
تر ٹیڑھا پن ختم ہو جائے گا اور اس کا نور اور جمال بڑھ جائے گا اور وہ حسن و جمال اور نور میں حور عین سے بھی بڑھ کر ہوگی.
اس لئے تم آج اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اسے چھوڑ کر جہاد میں نکل پڑو، اللہ تعالیٰ وہ تمہیں بہترین شکل میں لوٹا دیگا، بشرطیکہ وہ جنت کی مستحق ہوئی.
آخری بات یہ ہے کہ (اے مسلمان بھائیو!) تمہیں جہاد سے دنیا کی کوئی بھی چیز غافل نہ کرنے پائے، یہ دنیا رہنے کی یا آپس میں ملنے اور کچھ جمع کرنے کی جگہ نہیں ہے، یہاں جو آج ہنستا ہے اُسے کل رونا پڑتا ہے، یہاں کی خوشیوں کے پیچھے غم چھپے ہوئے ہیں، یہ دنیا بے وفائی، مصیبتوں اور تھکاوٹوں کا گھر ہے، جو اسے پانے کا ارادہ کرتا ہے وہ اس کے دھوکے اور جال میں پھنس جاتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں اُس پر چھا جاتی ہیں اور پھر وہ پچھتاتا ہے اور آنسوؤں کی جگہ آنکھوں سے خون برساتا ہے.
اے مسلمانو ! اس غفلت سے بیدار ہو جاؤ اور اس سے پہلے کہ دنیا کی گرفت تم پر مضبوط ہو جائے خود کو اس کی قید سے چھڑا لو اور توفیق اور سعادت مندی کے راستے (جہاد فی سبیل اللہ)کو اختیار کرو، کیا پتہ اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت کی عظیم نعمت عطاء فرما دے۔ کوشش کرو کہ کوئی بھی چیز تمہارے لئے اس راستے میں رکاوٹ نہ بنے۔
یاد رکھو! عقلمند اور سیدھے راستے پر چلنے والا اور مضبوط عزم والا شخص وہی ہے جسے جہاد میں سے کچھ نہ کچھ حصہ نصیب ہوا ہو، لیکن جو سستی اور دنیا کے دھوکے میں غرق ہو جاتا ہے، اس کے قدم جہاد سے ہٹ جاتے ہیں اور وہ پچھتاتا ہے مگر اُس کا پچھتانا اُسے کچھ کام نہیں آتا اور جب شہداء جنت کے اُونچے بالا خانوں میں چلے جاتے ہیں تو وہ پیچھے حسرت اور افسوس کے ہاتھ ملتا رہتا ہے.
وَ اللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَ هُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ
ترجمہ:
اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے.(سورہ الاحزاب،٤)
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
(مشارع الأشواق إلى مصارع العشاق،ص،١١٣،١٣٢،دار البشائر الإسلامية)
فلسطین کا ایک عاشق
سجاد احمد انصاری